تبصـــرہ کتب

نام کتاب : خطبات رسول

مرتّب : محمد میاں صدیقی

صفحات : ۲۰۸

قیمت : ۹۰ روپے

ناشر : اسلامک بک فاؤنڈیشن ، لاهور

جمع و تدوین حدیث کے ساتھ مسلم علماء کے مثالی شغف کے باوجود هماری علمی میراث میں خطبات رسول کے عنوان پر زیادہ کتب نظر نہیں آتیں ۔ اقوال و ارشادات رسول کو نقل کرنے میں علماء کی احتیاط کے تناظر میں ایک بات واضح ہے که روزمرہ کے امور اور شرعی احکام سے متعلق نبی کریم کے فرامین کو صحت کے التزام کے ساتھ نقل کرنا راوی کے لئے نسبتاً آسان ہے مگر طویل خطبات و مواعظ کی روایت نقل حرفی کے پورے اهتمام کے ساتھ ، عربوں کے ضرب المثل حافظوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے بھی ، خاصی دشوار تھی ۔ مشکل یه ہے که روزمرہ کے معاملات اور هدایات و احکام کے بیان میں تو روایت بالمعنی سے بھی مقصود پورا ہو سکتا ہے مگر خطبات کی فصاحت و بلاغت اور گہری تاثیر کو منتقل کرنے کے لئے روایت باللفظ اور بھی اهم بلکه ناگزیر ہے۔ مزید براں خطبات کے کسی مجموعے میں مؤلّف کو پہلا مسئله یه درپیش ہوتا ہے که فرمودات نبوی میں کون سے ارشادات خطبے کی تعریف میں آتے هیں۔ ظاهر ہے که احادیث کے عظیم مجموعے زیادہ تر حضور کے اقوال پر هی مشتمل هیں مگر موقع و محل اور ارشاد گرامی کی نوعیت اور کیفیت و کمیّت کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان میں سے خطبات کا انتخاب بلاشبه ایک دقیق مسئله ہے۔ یہی وجه ہے که خطبات رسول یا اس سے ملتے جلتے عنوان پر زیادہ کتب تالیف نہیں ہوئیں ، باوجودیکه کتب

حدیث و سیرت میں جا بجا آپ کے طویل اور مختصر ارشادات منتشر ھیں - زیر نظر کتاب کے مرتب نے بھی اپنے مختصر مقدمه میں اس طرف اشاره کیا ہے ، اگرچه مجھے ان کی اس صراحت سے اختلاف ہے که انھوں نے ,,خطبات کے جمع کرنے میں اس بات کو ملحوظ رکھا ہے که وه خطبه ھی ھو ، حدیث نه ھو ،، یقیناً ھر خطبه حدیث کی تعریف میں آتا ہے که وه ارشادات نبوی میں داخل ہے- لغوی معنی میں بھی اور حدیث کی فنی اصطلاح کی رو سے بھی - تاھم میں ان کے اس بیان سے متفق ھوں که ,,خطبه کا ایک الگ تصور ہے ، اس کی زبان اور انداز بیان بھی قدرے مختلف ھوتا ہے- اس لئے کوشش کی ہے که حضور علیه السلام کے صرف وھی ارشادات شامل کتاب ھوں جن کی حیثیت خطبه کی ہے ،، -

اس مشکل پر مستزاد یه که بعض مغربی مصنفین نے قرآن کریم کی آیات کو بھی ارشادات رسول کے زمرے میں شامل کر کے یا قرآنی آیات کو (دانسته یا نادانسته) فرمودات نبوی کا نام دے کر افسوسناک الجھن پیدا کر دی ہے - Bennett اور Browne کی کتاب "Thus spoke the Holy Prophet" (,,یوں ارشاد فرمایا نبی پاکؐ نے،،) بطور مثال پیش کی جا سکتی ہے ، جس کا عنوان صراحةً بتا رھا ہے که گفته ھائے نبی کریمؐ ھی اس کا موضوع ھیں - بایں ھمه اس کے دیباچه کا پہلا جمله ھی یه ہے :

This volume comprises gleanings from the Holy Qur'an and the Traditions of the Holy Prophet of Islam.

ترجمه : ,,اس جلد میں قرآن پاک اور احادیث نبوی کا انتخاب شامل ہے ،، -

اس واضح عنوان کے باوجود ۱۵۸ صفحات کی اس کتاب کا اکثر

و بیشتر حصه قرآن مجید کی منتخب آیات کے انگریزی ترجمے پر مشتمل ہے۔

بالکل یہی صورت حال سٹینلے لین پول (Stanley Lane—Poole) کی مرتب کردہ کتاب کی ہے جسے The Table-talk of Prophet Muhammad کا عنوان دیا گیا ہے۔ ,,انٹروڈکشن ،، کے اختتام پر جس حصے کا آغاز ہوتا ہے اسے The Speeches at Mekka کا ذیلی عنوان دیا گیا ہے (اور یه ۸۰ صفحات پر مشتمل ہے) ۔ اس کے بعد آنے والے حصے کا ذیلی عنوان (The Speeches at Medina) ہے۔ ان گمراہ کن عنوانات کے تحت ذیلی عنوانات کے ضمن میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ سب قرآن کریم کی مختلف سورتوں سے منتخب آیات کا انگریزی ترجمه ہے۔ آخری حصے کا ذیلی عنوان The Table—talk of Prophet Muhammad ہے۔ اس حصے کا مواد احادیث و سیرت سے ماخوذ معلوم ہوتا ہے ، اگرچه اس حصے میں پچھلے اجزاء کے برعکس حوالے نہیں دیے گئے۔ واضح رہے کہ یه دونوں مصنفین اسلام کے خلاف تعصب اور بغض و عناد کے لیے معروف نہیں ھیں۔ بلکه لین پول کا شمار بجا طور پر اسلامی تاریخ و ثقافت سے ھمدردی رکھنے والے مصنفین میں ہوتا ہے اور سلطان صلاح الدین پر ان کی کتاب ایک معرکه آرا چیز ہے۔ جہاں یه الجھن ارادی نہیں وھاں اس کا باعث قرآن کے بارے میں اھل مغرب کا وہ ناقص تصور ہے جو بائیبل ، بالخصوص عہد نامه جدید کی اناجیل اربعه ، کی الہامی حیثیت سے پیدا ہوتا ہے۔

ستم تو یه ہے که یه ذہنی الجھاؤ عصر جدید کے مسلم فضلاء و مصنفین میں بھی کچھ کم نظر نہیں آتا ۔ تنقید و تنقیص ہرگز مقصود نہیں مگر اس نکته کی توضیح کے لئے ایک مثال عرض کرتا ہوں ۔ جناب شمس بریلوی کی فاضلانه تصنیف ,,سرور کونین کی

فصاحت » پیش نظر ہے جو مئی ۱۹۸۵ء میں مدینہ پبلشنگ کمپنی کی طرف سے شائع کی گئی۔یہ کتاب متعدد ظاہری و معنوی خوبیوں سے مزّین ہے اور اس موضوع پر صاحب کتاب کے وسیع و دقیق مطالعہ پر دلالت کرتی ہے . عربی مصادر سے ان کی گہری واقفیت بھی صاف عیاں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی سے مصنف کی گہری عقیدت و محبت میں بھی کسی شک کا شائبہ نہیں ہو سکتا۔ قرآن و حدیث کے ارشادات میں بنیادی فرق کے بارے میں بھی وہ کسی غلط فہمی کے شکار نہیں۔

بااین همه کتاب کے پہلے پونے دو سو صفحات عرب قبائل کی لسانی خصوصیات کے پس منظر میں اعجاز قرآن کی خاصی طویل بحث پر مشتمل ھیں حالانکہ کتاب کا عنوان ,,سرور کونین کی فصاحت » ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اصل کتاب صفحہ ۲۰۳ پر,,حدیث شریف کا اسلوب و بیان اور اس کی فصاحت و بلاغت » کے عنوان سے شروع ہوتی ہے۔

مجھے ,,خطبات رسول» کا پیش لفظ رقم کرنے کا شرف بھی حاصل ہے۔ صفحہ ۴ سے صفحہ ۷ پر اس فقیر نے خطبات رسول کے موضوع پر قدماء و معاصرین کی چند قابل ذکر تالیفات کی طرف اشارہ کیا ہے۔

زیر نظر کتاب اس مبارک سلسلے میں ایک قابل قدر اضافہ ہے۔ مرتب و مترجم جناب محمد میاں صدیقی اسلامی موضوعات پر لکھنے والوں میں معروف حیثیت رکھتے ھیں ۔ متعدد کتابوں کے مؤلف ھیں علماء اکیڈمی لاھور اور وزارت مذھبی امور سے وابستہ رہنے کے بعد اب کئی سال سے ادارہ تحقیقات اسلامی میں علمی و تحقیقی خدمات

سر انجام دے رھے ھیں ۔ جہاں اس فقیر کو بھی چار ساڑھے چار برس ان کی رفاقت کا شرف حاصل رہا ۔ قریباً چھ صفحات پر مشتمل مقدمہ میں فاضل مرتب نے رسالتمآب علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے اسلوب خطابت پر اختصار کے ساتھ روشنی ڈالی ہے ۔ ایجاز کی خصوصیت کا ذکر کرنے کے بعد فرماتے ھیں ۔

,,مترادفات کا استعمال بھی ھمارے دور میں خطابت کا ایک لازمہ تصور کیا جانے لگا ہے ۔ لیکن آپ کو ان باتوں سے نفرت تھی ، آپ مفہوم و معنی کو ملحوظ رکھ کر خطاب کرتے تھے ۔ آپ کے کسی خطبے میں ھم مکّرر اور مترادف الفاظ نہیں پاتے " ۔ اس حقیقت میں ھمارے اکثر علماء و خطباء و مقررین کے لئے حرف نصیحت موجود ہے ۔ کتاب کی ترتیب کے بارے میں خود مرتب کا بیان ملاحظہ ھو ۔

,,زیر نظر کتاب میں جو خطبات نبوی جمع کئے ھیں انھیں حدیث و سیرت کی مختلف کتابوں سے اخذ کیا گیا ہے ۔ خطبے کا متن نقل کرنے کے بعد اس کا ترجمہ دیا ہے ۔ اس کے بعد تشریح ۔ تشریح صرف خطبے کے اھم حصوں ھی کی نہیں دی گئی بلکہ اس بات کی بھی وضاحت ہے کہ اس خطبے کا پس منظر کیا تھا ۔ آخر میں ماخذ و مصادر کی نشاندھی بھی کر دی ہے ۔ "

خطبات کے متون و ترجمے سے پہلے ۳۴ صفحات پر مشتمل سیرت طاھرہ کا ایک مختصر جائزہ ہے ۔ ظاھر ہے کہ اس اختصار میں سوانحی تشنگی کا باقی رہ جانا ایک بدیہی امر ہے ۔ بالخصوص ھجرت کے بعد مدینہ میں پیش آنے والے واقعات کا ذکر نہ ھونے کے برابر ہے ۔ مگر اس تعارفی حصے کا اصل مقصد یہ ہے کہ قاری کے ذھن کو فرمودات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روح تک پہنچنے اور ان کی حکمت اور قدر و قیمت کے صحیح ادراک کے لیے تیار کیا جائے ۔

اس مجموعے میں کل ۲۹ خطبات شامل ھیں ۔ آغاز صفا کی پہاڑی کے مشہور خطبے سے ہوتا ہے۔ حجة الوداع اور غدیر خم کے خطبات تاریخی و منطقی ترتیب سے آخری حصے میں شامل ھیں ۔ فاضل مرتب نے مواد کے انتخاب کے لیے مصادر کا جس وسعت کے ساتھ تتبع کیا ہے اس کا اندازہ لگانے کے لیے ,,کتابیات،، پر ایک نظر کافی ہے۔ مگر اس کتاب کے محاسن میں دو باتوں کو خصوصیت سے قابل تعریف قرار دیا جانا چاھیے ۔ اولاً یہ کہ اردو ترجمہ اپنی صحت اور شگفتگی کے اعتبار سے امتیازی شان کا حامل ہے اور مرتب و مترجم اس پر مبارک باد کے مستحق ھیں لیکن اس سے بڑھ کر اس مجموعے کی سب سے بڑی خوبی مرتب کی عالمانہ تشریحات ھیں ۔ جن کی بدولت خطبات کا مفہوم موقع و محل کے پس منظر میں نہایت خوبی کے ساتھ ذھن نشین ھو جاتا ہے۔ ھر خطبے کے آخر میں مآخذ کی طرف اشارہ کر دیا گیا ہے۔ اس طرح متن کا اصل مصادر کے ساتھ موازنہ و مقارنہ کر کے اس کا درجۂ استناد متعین کرنے میں تحقیق پسند طبائع کو دشواری پیش نہیں آئے گی ۔ فاضل مرتب نے کتاب کے آخر میں اسماء الرجال کا اشاریہ شامل کرکے اس کی افادیت میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔

کتاب کے آخر میں چار صفحاتی ,,صحت نامہ ،، کے اضافہ کے باوجود عربی متون کی صحت پر کوئی خاص اثر نہیں پڑا ۔ نہ طباعتی اغلاط کا کچھ بگڑا ہے ۔ کتابت بالخصوص اعراب کی بیسیوں اغلاط ، صحت نامہ پر مستزاد ھیں ۔ شاید ھی کوئی صفحہ اس سے خالی ھو ۔ کہیں کہیں غالباً فاضل مرتب کو بھی نقل متن میں التباس ھوا ہے جو متن کی عبارت کے علاوہ ترجمہ سے بھی مترشح ھوتا ہے۔ خطبہ نمبر ۲۸ (صفحہ ۱۹۳) کا ذکر بطور مثال کافی

ہے۔ توقع کی جانی چاہیئے کہ کتاب کے آئندہ ایڈیشن کی طباعت سے پہلے مرتب و ناشر اس کی اصلاح کے لئے ضرور توجہ فرمائیں گے۔
بصد خلوص و نیاز امید رکھتا ہوں کہ ان گذارشات کو سوء ادب یا تنقید و تنقیص پر محمول نہیں کیا جائے گا۔

(ڈاکٹر شیر محمد زمان)